اور پلٹا کھا چکی ہے۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد احمدی تحریک ایک متروک اور مہمل تحریک ہو چکی ہے۔

غیر موافق حالات کے باوجود اس جماعت کی تنظیم کا سبب برسرِ اقتدار خاندان کے ذاتی مفادات ہیں۔ جس کے مختلف حصے پروپیگنڈا اور تنظیم کے کام میں مصروف ہیں اور شاید سب سے بڑا سبب اس گروہ کے افراد میں تعاونِ باہمی کا جذبہ ہے۔ اس طرح کہ اس جماعت کی ممبر شپ باہمی تحفظ اور یقین کی ضمانت ہو جاتی ہے لیکن اس جماعت کی مضبوطی کا انحصار پاکستان میں اس کی تنظیم پر نہیں۔ آزادی کا آفتاب طلوع ہونے کے بعد بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مرزائیت قبول کی لیکن کھلم کھلا علیحدگی اور افتراق کے بےشمار واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔

اب جماعت صرف اپنے بیرونِ ملک اور خاص طور پر افریقہ کے بعض حصوں میں جہاں لوگ اسلام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت گوش بر آواز رہتے ہیں۔ اپنے پروپیگنڈے کے سہارے زندہ ہے۔ ربوہ میں صرف جماعت کا صدر مقام ہے لیکن اس سارے اثر و رسوخ کا دار و مدار بیرونِ ملک کے کام پر ہے۔

اس جماعت کی پوزیشن کا صحیح جائزہ لینے کے لئے اس کام کے اس پہلو پر نگاہ رکھنا بے حد ضروری ہے۔[۱]

---

[۱] الحمدللہ تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت شعبۂ تبلیغ عالمی مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان اندرون و بیرونِ ملک مرزائیت کے محاسبہ و تعاقب میں سرگرمِ عمل ہیں۔

> کذب و تاویل و تملق و کوتہ بینی
> یہ ہیں مرزا کی کتابوں کا غرور
> پھر بھی مرزائی یہ کہتے ہیں کہ ہم سچے ہیں
> برعکس، نہند نام زنگی کافور